سلسلہ تصوف نمبر ۱۲۲

اُردو ترجمہ کتاب

روضۃ القیّومیہ

رکن اوّل و رکن دوم

از

تصنیف جناب خواجہ ابو الفیض کمال الدین محمد احسان بن حضرت شیخ حسن احمد
بن شیخ محمد ہادی بن امام الطریقت مروج الشریعت حضرت شیخ محمد عبید اللہ
بن حضرت عروۃ الوثقی معصوم ثانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

رکن اوّل

در احوال خزینۃ الرحمۃ مجدد الف ثانی معہ احوال فرزندان و خلفائے آنجناب رضی اللہ عنہم

رکن دوم

در احوال قیوم ثانی عروۃ الوثقیٰ معصوم ثانی معہ احوال فرزندان و خلفائے آنجناب رضی اللہ عنہم

جسے
ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککے زئی تاجران کتب قومی
منزل نقشبندیہ
کوچہ ککے زئیاں ـــــــ بازار کشمیری
لاہور نے
بصرف زر کثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر
سیوک سٹیم پریس لاہور باہتمام مگوکل چند پرنٹر کے چھپوایا

قیمت ـ ـ ـ ـ ـ ـ ہر دو رکن ـ ـ ـ ـ ۱ ـ ـ ـ عہ ۳

ذکر در بیان اخبار کردن اولیاے سلف و خلف بوجودِ مسعود حضرت مجدد الف ثانی

رضی اللہ تعالےٰ عنہ

داؤد قیصری جو فصوص کے شارح ہیں قیصری کے مقدمہ کی فصل دوسری میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک اسم اور ستارے کا دورہ ہزار سال بعد ہوتا ہے۔ انبیاے اُولو العزم کی شریعتیں بھی ہزار ہزار سال رہتی ہیں۔ پس اس امت میں بھی ہزار سال بعد ایک شخص معبوث ہوگا جو دین کی تجدید کریگا اور انبیاے اُولو العزم کا قایم مقام ہوگا۔

حضرت احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کی بابت خبر دینا:۔

شیخ الاسلام حضرت احمد جامؒ کے مقامات میں لکھا ہے کہ شیخ صاحب نے فرمایا کہ میرے بعد سترہ آدمی احمد نام پیدا ہونگے۔ ان میں سے آخری شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہجرت کے ہزار سال بعد ظاہر ہوگا۔ اور امت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام اولیا سے افضل ہوگا۔

احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند شیخ ظہیر الدینؒ رموز العاشقین میں لکھتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار شیخ الاسلام حضرت احمد جامؒ کے ہاتھ پر چھ ہزار آدمیوں نے توبہ کی۔ انہوں نے میرے والد سے پوچھا کہ ہم نے مشائخ کے مقامات سنے ہیں۔ اور ان کی کتابیں دیکھی ہیں۔ لیکن آپ جیسے حالات کسی سے ظاہر نہیں ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو جو ریاضت اولیا نے فرداً فرداً کی۔ وہ میں نے بھی کی بلکہ اس سے زیادہ بھی کی۔ اس واسطے حق تعالےٰ نے جو کچھ فرداً فرداً انہیں عطا کر رکھا تھا وہ سب کچھ مجھ اکیلے کو عنایت کیا۔ لیکن میرے چار سو سال بعد ایک شخص احمد نام مبعوث ہوگا۔ اس کے حق میں وہ عنایات الٰہی ہونگی کہ تمام خلقت دیکھیگی۔ یہ فضل الٰہی ہے جسے چاہے عطا کرے۔ یعنی اس میں تمام گذشتہ اور آیندہ اولیا کے کمالات پائے جائینگے۔ حضرت احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تک چار سو سال کا عرصہ گذرا۔ چنانچہ حضرت احمد جامؒ کا وصال چھٹی صدی ہجری میں ہوا۔ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت

دسویں صدی ہجری میں ہوئی۔ آنجناب نے الف ثانی ہجرت کے بعد خلعت پہنی +

شیخ خلیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت مجددؒ والف ثانی رحمۃ اللہ کی پیدائش کی بابت خبر دینا:-

شیخ خلیل اللہ بدخشیؒ نے مقامات میں لکھا ہے کہ ایک روز شیخ صاحب نے فرمایا کہ سبحان اللہ! خواجگان کے سلسلہ سے ایک شخص ہندوستان میں پیدا ہوگا جو امت محمدی (صلوات اللہ وسلامہ) کے تمام اولیا سے افضل ہوگا۔ لیکن افسوس کہ ہماری زندگی اس وقت تک وفا نہ کریگی کہ ہم اُس کی خدمت کریں۔ بعد ازاں ایک خط اپنی نیازمندی اور عذر و معذرت کا لکھ کر اپنے بڑے خلیفے کو دیا کہ اسے سنبھال کر رکھنا اور جب حضرت مجدد الف ثانیؒ مبعوث ہوں۔ یہ خط بڑی نیاز سے اُن کی خدمت میں پیش کرنا۔ تاکہ ہمارے حق میں دُعائے خیر کریں +

خواجہ عبدالرحمٰن بدخشیؒ نے اس مکتوب کو تجدید قیومیت کے دسویں سال حضرت مجدد الف ثانی کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت قیوم اول نے شیخ صاحب کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ اور فرمایا کہ شیخ خلیل اللہ امت کے بڑے مشائخ سے نظر آتے ہیں +

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کی خبر دینا:-

ایک روز حضرت شیخ الجن والانس سید عبدالقادر جیلانی رضے اللہ تعالےٰ عنہ جنگل میں مراقبہ میں بیٹھے تھے کہ آسمان سے ایک نور عظیم ظاہر ہوا جس سے تمام جہان منور ہوگیا۔ اور دمبدم اُس نور کی روشنی بڑھتی گئی۔ اس نور سے تمام گذشتہ اور آئندہ اولیا نے نور حاصل کیا۔ آنجناب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ کس شخص کا نور ہے الہام ہوا کہ اس نور کا مالک تمام اولیائے امت سے افضل ہے جو آپ کے پانسو سال بعد پیدا ہوگا۔ اور ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی تجدید کریگا۔ وہ شخص نہایت ہی خوش نصیب ہوگا جو اس کی زیارت کریگا اس کے فرزند اور خلیفے بارگاہ احدیت کے صدر نشین ہونگے +

بعد ازاں شیخ الجن والانس نے اپنا خاص خرقہ اتار کر اپنی مخصوص نسبت و بعیت

ہدایت پائیگی اور احکام شرعی اس کی طفیل از سر نو تازہ ہونگے +

حضرت شیخ نظام نارنولی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود مسعود کی خبر دینا :-

جب ہندوستان کا بادشاہ مرتد ہُوا اور اسلام بہت کمزور ہوگیا۔ تو لوگ حضرت شیخ نظام نارنولی کی خدمت میں جو کہ مقتدائے اہل اسلام تھے گئے۔ اور غلبہ کفر کے دفعیہ کے بارے میں التجائے دعا کی۔ آپ نے بڑی توجہ کے بعد لوگوں کو خبر دی کہ قریب ہی ایک شخص پیدا ہوگا جو تمام اولیائے اُمّت سے افضل ہوگا۔ اس کی توجہ سے کفر و بدعت کی ظلمت نور سُنّت سے بدلجائیگی۔ اور اسلام کو رونق حاصل ہوگی۔ اور شریعت اور طریقت کو زیب و زینت حاصل ہوگی۔ اور شرع کے مخالف طریق منسوخ ہوجائینگے۔ اور اُس کے وجود کے نور سے تمام جہان مشرق سے مغرب تک منور ہوجائیگا۔ اور اس کے ارشاد کا سلسلہ قیامت تک قائم رہیگا +

حضرت شیخ عبداللہ علاؤالدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود مسعُود کی خبر دینا :-

جب ہندوستان کے بادشاہ کا ظلم و ستم اور کفر کا غلبہ مسلمانان ہند پر حد سے بڑھ گیا اور خلقت گھبرا اُٹھی۔ چنانچہ ہزارہا مسلمانوں کو ہر روز پکڑ کر بادشاہ کے پاس لاتے اور سجدہ کراتے۔ اگر انکار کرتے تو قتل کئے جاتے۔ تمام مسلمان جمع ہوکر شیخ عبداللہ علاؤالدین سہروردی کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اپنے زمانہ کے شیخ و بزرگ تھے۔ اور اس بارے میں التجا کی کہ آپ اسلام کی مدد و اعانت فرمائیں شیخ صاحب نے توجہ باطنی کے بعد لوگوں کو خوشخبری دی کہ مجھے پروردگار کی طرف سے الہام ہُوا ہے کہ عنقریب ہی ایک شخص مبعوث ہوگا جو تمام گذشتہ اور آیندہ اولیاے امت سے افضل ہوگا۔ اس کی توجہ شریف سے جہان کی تنگی فرحت سے بدلجائیگی۔ اور دین اسلام میں رونق آئیگی۔ جہان میں طراوت اور تازگی ظاہر ہوگی۔ اس کے ارشاد اور ہدایت کے نور سے زمین و آسمان منور ہوجائینگے۔ اور وہ نور قیامت تک قایم رہیگا +

منجموں اور اختر شناسوں کا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وجُود مسعُود کی خبر دینا :-

جب ہندوستان کے بادشاہ کے ظلم وستم کی تکلیف ہندوستان کے مسلمانوں پر بدرجۂ کمال پہنچی۔ اور تمام جہان گھبرا اُٹھا۔ اُس وقت بہت لوگوں نے نجومیوں اور رملیوں سے پوچھا کہ اللہ تعالےٰ ہمیں کب تک اس آفت دین و دنیا سے نجات دیگا۔ اسی اثنا میں خان اعظم جو رکن سلطنت تھا اور جسے جنون اسلام حد سے زیادہ تھا۔ دن رات بادشاہ کے مرتد ہونے اور غلبہ کفر کی وجہ سے آتش حسرت پر حرمل کے دانے کی طرح جلتا تھا۔ اس نے سلطنت کے رمالوں اور منجموں کو بلا کر پوچھا کہ اس معاملہ کی کیفیت بیان کرو۔ اُنہوں نے اس سے چالیس روز کی مُہلت مانگی کہ ہمیں اپنے علوم میں خوب غور و خوض کر لینے دو۔ پھر ہم اس کا جواب دینگے۔ اس نے یہ بات مان لی۔ چالیس روز بعد منجموں نے آکر کہا کہ ہم نے اپنے علم میں خوب غور کی ہے۔ اوضاع فلکی سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب ایک شخص پیدا ہوگا کہ اس جیسا پہلے کوئی اس اُمت میں نہ پیدا ہوا اور نہ بعد میں ہوگا۔ اس کی توجہ شریف سے دین اسلام کو تر و تازگی ہوگی۔ اور کفر و بدعت مغلوب ہو جائینگے۔ اور مُلحد لوگ بیعزت و خوار ہونگے۔ گمراہی اور بیدینی جڑھ سے اُکھڑ جائیگی۔ اس کا طریقہ بعینہ صحابہ کبارؓ کا طریقہ ہوگا۔ اور مشائخ گذشتہ کے مذاہب جو مخالف شرع ہیں، مثلاً وحدت وجود کا قائل ہونا۔ سماع و نغمہ سُننا سب کا قلع قمع ہو جائیگا۔ ہزار سال بعد اسلام کو رونق ہوگی۔ شاہی اختر شناس جو سب منجموں سے لائق تھا۔ کہنے لگا کہ تین روز سے ایک ستارہ طلوع ہوا ہے جو اس ہزار سال کے عرصے میں طلوع نہیں ہوا۔ اگر خاتم الرسُل صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے سے پہلے وہ ستارہ طلوع کرتا تو کسی اولوالعزم نبی کی پیدائش پر دلالت کرتا۔ چونکہ اس اُمّت میں پیغمبر کا پیدا ہونا محال ہے۔ اس واسطے ضروری ہے کہ کوئی ایسا شخص پیدا ہو جو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نائب اور قایم مقام ہو۔ اور تمام ٹیڑھے و گمراہ مذاہب اور طریقوں کو برطرف کرے۔ اور جہان میں فرحت کے آثار پیدا ہوں۔ اور شریعت نبوی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم از سرِ نو منور ہو۔ اور جہان بھر کے بادشاہ اُس کی اطاعت کریں۔ اور تمام کے دل پر اُس کا رُعب چھا جائے۔ اور اس کا طریقہ سُنّت سنیّہ کے عین مطابق ہو۔ اس کے طریقے والے عبادت بکثرت کریں۔ پھر اس

نجومی نے خان مذکور کو کہا کہ آپ بھی اس سلسلہ میں شامل ہو گئے۔ اُس روز سے خانِ اعظم حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معتقد ہُوا۔ اور دن رات آنجناب کی بعثت کا انتظار کرنے لگا۔ حتیٰ کہ تجدید کے دوسرے سال شرف زیارت و ارادت سے مشرف ہُوا۔ انشاء اللہ حسب موقعہ یہ بیان کیا جائیگا ✣

مولانا عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود مسعود کی خبر دینا:۔

مولانا عبد الرحمٰنؒ جو اپنے زمانے کے جیّد عالم اور صالحین کے سردار تھے فرماتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ اکبر آباد سے دہلی آیا۔ اتفاقاً ایک منزل میں میرے پیٹ میں درد ہُوا۔ مَیں جنگل میں ٹھہر گیا۔ اور میرے ہمراہی مجھے چھوڑ کر چلدیئے مَیں گھڑی گھڑی قضائے حاجت کے لئے جاتا تھا۔ اِتنے میں رات ہو گئی۔ اس جنگل میں قریب ہی ایک غیر آباد محل تھا۔ مَیں جاڑے کے مارے وہاں چلا گیا۔ کہ چلو رات یہیں بسر کروں۔ آدھی رات گذری تھی کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی فوج نمودار ہوئی ہے۔ اور رہوتے ہوتے اس محل کے قریب آپہنچی ہے۔ پھر اُنہوں نے نہایت عالیشان فرش اس محل میں بچھایا۔ اور فرش پر ایک تخت لاکر رکھا۔ بعد ازاں ایک نوجوان آکر اس تخت پر بیٹھا۔ اور ہزارہا آدمی اُس کے گرداگرد بڑے ادب سے کھڑے ہو گئے۔ آخر مجھے معلوم ہُوا کہ یہ جنّوں کے بادشاہ کی فوج ہے۔ یہ معلوم کر کے مَیں بہت ڈرا۔ اِتنے میں جنّوں کے بادشاہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر سوائے ہماری قوم کے غیر قوم کا کوئی فرد ہے۔ آخر مجھے پکڑ کر اُس کے پاس لے گئے۔ اس نے مجھے پوچھا تو کون ہے؟ مَیں نے کہا میں بنی آدم کی اولاد سے ایک مُلّا مرد ہوں۔ اس نے کہا۔ ہم بھی مسلمان ہیں۔ چند علمی کلمات بیان کرو۔ تاکہ تمہارے علم سے فائدہ اُٹھائیں۔ مَیں نے چند ایک حدیثیں فقہ اور اہل سنت و جماعت کے عقائد کے متعلق بیان کیں۔ اور ساتھ ہی کہا کہ ان دنوں ہمارا یہ علم بہت کمزور ہو گیا ہے۔ اُس نے پوچھا کیوں؟ مَیں نے کہا ہمارا بادشاہ کافر ہے۔ اس نے کہا ہم بھی اس بارے میں اس پر سخت ناراض ہیں۔ اور ہمیں اپنے علم سے معلوم ہُوا ہے کہ ایک شخص مبعوث ہونیوالا ہے جس کی برکت سے اللہ تعالےٰ کفر کی تاریکی کو

سنّت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے بدلڈالیگا۔ اور اس کا طریقہ تمام اولیائے اُمّت سے افضل ہوگا۔ اس کے اوضاع واطوار۔ اور اقوال و افعال سُنّت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع ہونگے۔ اس کا طریقہ مشرق سے مغرب تک پھیلجائیگا۔ اور قیامت تک رہیگا۔ آپ ضرور اُس شخص کی زیارت کرینگے۔ مولانا عبدالرحمٰن اُس روز سے حضرت مجدّد الف ثانی رضے اللہ تعالےٰ عنہ کے معتقد ہوگئے۔ حتےٰ کہ تجدید و قیومیت کے پہلے سال ہی آنجناب کی قدمبوسی سے مشرف ہوئے +

نیک مردوں کے خواب اور واقعات جو حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالیٰ عنہ

کے وجود مسعود پر دلالت کرتے ہیں

شیخ سلطان رحمۃ اللہ علیہ جو اکبر بادشاہ کے وقت میں سلطنت کے رُکن تھے۔ چنانچہ ان کا تھوڑا سا حال بادشاہ کے مرتد ہونے کے بیان میں لکھا جاچکا ہے۔ دن رات بادشاہ کے مرتد ہونے اور جہان میں کفر کے غالب آنے سے متفکر اور مغموم رہتے۔ اسی اثنا میں ایک رات انہوں نے واقعہ میں دیکھا کہ تمام جہان میں اندھیرا چھا گیا ہے۔ اور بڑا قوی الجثہ ہاتھی لوگوں کو ہلاک کر رہا ہے۔ اتنے میں ایک نورانی مرد خدا بہت سی فوج لیکر جن کے چہروں سے نور چمک رہا ہے۔ اور ہر ایک کے ہاتھ میں نور کی مشعل ہے۔ ظاہر ہوا ہے۔ جن کی روشنی سے جہان اور تمام اہل جہان عرش سے فرش تک منور ہو گئے۔ اس مرد خدا اور اس کی فوج کا وہ نور ساعت بساعت بڑھ رہا ہے۔ اور پے درپے اور فوجیں بدستور آرہی ہیں۔ حتےٰ کہ تمام جہان اس فوج سے پُر ہوگیا۔ اس مرد خدا کے نور کی شعاعیں شیخ سلطان پر بھی پڑیں۔ اس مرد خدا نے غضب کی ایک نگاہ ہاتھی کی طرف کی۔ دیکھتے ہی ہاتھی زمین پر گر کر مرگیا +

شیخ صاحب نے رات کے واقع کا ذکر صبح معتبر لوگوں سے کیا۔ تو سب نے یہی جواب دیا کہ اس خواب کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ عنقریب ایک شخص پیدا ہوگا جس کی توجہ کے نور سے کفر کی تاریکی جو جہان پر چھائی ہوئی ہے۔ اسلام کی روشنی سے بدلجائیگی۔ اور بدعت و گمراہی جہان سے بالکل اٹھ جائیگی سُنّت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی ایسا شخص مبعوث ہونا ضروری تھا، جو پیغمبر اولوالعزم کا قایم مقام ، اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وارث کامل اور نائب اتم ہوتا ۔ اور اسی دین کو دوسرے ہزار سال میں از سرِ نو تازہ کرتا ۔ چونکہ اس اُمّت میں نسخ اور تبدیلی نہیں اس واسطے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخص الخاص نسبت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام کو پہنچی ۔ وہی اس فرزند کو جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام کمالات کا وارث کامل ہے یعنی حضرت شیخ احمد مجدّد الف ثانی رضے اللہ تعالےٰ عنہ کو دوسرے ہزار سال کے شروع میں ملی اسی واسطے دین کی تجدید اور شریعت مستقیم کو زندگی نصیب ہوئی ٭

واقعہ حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے فرزند شیخ احمد کی ولادت کے دن فرشتے ۔ انبیا اور اولیا اور رسولوں کی رُوحیں اس کثرت سے زمین پر آئیں کہ تمام شہر سرہند اور اس کا گرد و نواح پُر ہوگیا ۔ اور نور کے ستر ہزار جھنڈے لاکر شہر سرہند میں گاڑ دئیے ۔ جن کی شعاعوں سے باطن کی آنکھ چُندھیاتی ہے ۔ اور فرشتہ بلند آواز سے کہ رہا ہے کہ انبیا کے تمام کمالات بطریق وراثت اور اولیا کے کمالات بطور ریاست خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند کو جو آنحضرت صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قایم مقام اور نائب اتم ہے یعنی شیخ احمد مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالےٰ عنہ کو حق تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے عنایت فرمائے ہیں ۔ اُمّت محمدی علیہ التحیۃ والثنا کے تمام اولیا و اصفیا اس کی اطاعت کریں کیونکہ وہ تم سب میں سے افضل ہے ؎

بملک اولیا چوں او نزادہ محمد ثمرۂ چوں او نزادہ

واقعہ شیخ عبد القدوس رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کے پیر شیخ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت مجدّد الف ثانی رضے اللہ تعالےٰ عنہ کی ولادت کے دن سرہند میں تھا کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان سے فرشتے گروہ در گروہ کعبہ پر آرہے ہیں اور وہاں سے شہر سرہند کی طرف آتے ہیں ۔ اور کعبہ پر نور کے ہزارہا جھنڈے گاڑے ہوئے ہیں ۔ اور کعبہ کی

چھت پر منادی کر رہے ہیں۔ لوگو! آج رات ملک ہند میں ایک شخص پیدا ہوا ہے۔ جس کے سبب سے حق تعالیٰ دین اسلام کو عزت دیگا۔ اور بدعت اور گمراہی کو برطرف کریگا اور سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ کریگا۔ اور وہ تمام اولیائے امت سے افضل ہوگا ؎

چندیں ہزار صنع خدائے بکار رفت
تا بوالعجو بہ مثل تو مخلوق خلق شد

واقعہ ایک عزیز شیخ ابوالحسن چشتی نام حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی ولادت کے وقت سرہند میں تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آنجناب کی ولادت کی رات مَیں نے واقعہ میں دیکھا۔ کہ اس شہر میں تمام اولیائے امت جمع ہیں۔ اور اُن کے درمیان نور کا ایک منبر رکھا ہوا ہے۔ جس پر ایک مرد خدا چڑھکر کہتا ہے۔ کہ لوگو تمہیں مبارک ہو۔ کہ آج رات ایک شخص پیدا ہوا ہے۔ جس کی روح کو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار سال اپنی گود میں تربیت کیا۔ اور امت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اولیا کو جو کمالات فرداً فرداً نصیب تھے۔ وہ اس اکیلے کو یکبارگی عنایت ہوئے۔ اور اپنے تمام کمالات کا مظہر اتم بنایا ؎

ہزار سال بباید کہ تا بلاغ یقیں ز شاخ ہمت چو نتو گلے ببار آید
بہر قرآن و بہر قرن چو توئی نبوی بروزگار چو تو کس بروزگار آید

واقعہ ایام ولادت کا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی ولادت سے لیکر سات روز تک جب تک عقیقہ نہ ہو چکا تمام راگ و رنگ کے ساز۔ مثلاً بانسری۔ ڈھول۔ دف۔ طنبورہ۔ چنگ۔ سارنگی۔ ڈھولک وغیرہ سے سریلی آواز نہ نکلی۔ اور شراب میں سے نشہ کی قوت زائل ہوگئی۔ عیش و عشرت کی محفلوں کا لطف جاتا رہا۔ چنانچہ ان دنوں میں جب عشرت بازوں نے اپنی عیش میں لطف نہ دیکھا۔ تو اُن بُرے افعال سے توبہ کی۔ جب بعض سے توبہ کی وجہ پوچھی گئی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ ہمیں ان دنوں عیش کا لطف نہیں آتا بلکہ میں اخروی عذاب ہماری گردن پر بڑھتا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم نے توبہ کی؛

واقعہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے ایام ولادت میں موجودہ اولیا جو سماع و نغمہ وغیرہ مخالف شرع امور سے جن میں وہ مُبتلا تھے باز آگئے کیونکہ سماع